Legislation on Women & Family in Pakistan: Trends and Approaches [پاکستان میں خواتین اور خاندان پر قانون سازی، رجحانات اور نقطہ ہاے نظر]، مدیران: خالد رحمٰن، ندیم فرحت۔ ناشر: انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز، سٹریٹ نمبر ۸، ایف ۶/۳، اسلام آباد۔ فون: ۸۴۳۸۳۹۱-۰۵۱۔ صفحات: ۲۰۷۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔

آج کی دنیا میں خواتین اور ان کے حقوق کا تذکرہ تو بہت ہے، تاہم مشرق ہو یا مغرب، خواتین کو وہ حقوق یقیناً حاصل نہیں ہیں جن کی وہ حق دار ہیں۔ جہاں تک قانون، پارلیمنٹ اور آئینی و دستوری تحفظ کا معاملہ ہے، صورت حال اس سے بھی زیادہ گمبھیر ہے۔

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی اسٹڈیز کے ڈائرکٹر جنرل خالد رحمٰن اور ریسرچ اسکالر ندیم فرحت نے پاکستانی خاتون، قانون سازی اور موجود طرزِفکر کو سمجھنے کے لیے اصحاب علم و دانش کو اکٹھا کیا۔ ۲۰۰۸ء-۲۰۱۳ء تک کام کرنے والی قومی اسمبلی میں خواتین اور خاندان کے حوالے سے جو بل پیش کیے گئے اُن کا تجزیہ ایک نئے انداز سے کیا، اور ہر بل کے حوالے سے مختصر سفارشات اِس پہلو سے مرتب کیں کہ آیا، بل مؤثر تھے یا غیرمؤثر، ان پر عمل درآمد ہوسکا یا نہیں، آیندہ بہتری کے کیا امکانات ہیں۔ اِس نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو سائنٹی فک اپروچ کی حامل کتاب منظرعام پر آئی ہے۔

کتاب کے پیش لفظ میں مرتبین تحریر کرتے ہیں: پاکستان میں خواتین کے حقوق کا جائزہ لیا جائے تو بنیادی ضروریات کی عدم فراہمی سے اقتصادی میدان میں کارکردگی تک کتنے ہی چیلنج سامنے آتے ہیں۔ ان مسائل کے حل کے لیے جہاں یہ ضروری ہے کہ بیداری کی مہمات چلائی جائیں، تعلیم، ملازمت اور ترقی کے اقدامات کیے جائیں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ قانون سازی کی جائے تاکہ معاشرے میں تبدیلی پیدا ہو۔ (ص ۱۱)

ڈاکٹر انیس احمد 'عورت، معاشرہ اور قانون سازی' کے تحت لکھتے ہیں کہ اسلام نے مسلمان خواتین کو تمام مناسب اور ضروری حقوق دیے ہیں۔ اگرچہ ہر معاشرے میں اس پر عمل درآمد کی کیفیت مختلف رہی۔ اُنھوں نے حقوقِ نسواں کی تحریک پر بھی روشنی ڈالی ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ "پاکستان میں موجود قوانین، بلکہ دنیا بھر میں موجود قوانین کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے--- نیز مغرب نے صنف کی بنیاد پر کش مکش کا جو نظریہ دیا ہے، اُس کے مقابلے میں اخلاقیات پر مبنی،

اسلام کے نظام برائے خواتین وحضرات کو تمام عالم کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے''۔(مقدمہ)

کتاب میں ۲۰۰۲ء-۲۰۰۷ء کے دوران خواتین و خاندان کے حوالے سے پرائیویٹ بل، حکومتی بل اور عمل درآمد نیز قانون سازی کا بھی جامع انداز میں مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔ اُس وقت متحدہ مجلس عمل ایک اہم سیاسی گروپ کے طور پر پارلیمنٹ میں موجود تھی، اگر اس کا بھی تفصیلی جائزہ لیا جاتا تو مفید ہوتا۔ پاکستان میں جو اقلیتیں ہیں اُن کی خواتین کس حالت میں ہیں، اس کا بھی جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔

شادی اور خاندان خصوصاً تعدد ازدواج کے حوالے سے پیش کیے جانے والے بلوں کا متن شاملِ اشاعت ہے اور اس حوالے سے پیچیدگیوں کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ 'قرآن سے شادی' جیسی ناقابلِ فہم رسم کے خلاف پیش کیے جانے والے بل، بچوں کے نان نفقے کے بل کی تفصیلات پیش کرنے کے بعد اُمید ظاہر کی گئی ہے کہ آیندہ پارلیمنٹ ان پر عمل درآمد کو یقینی بنائے گی۔ انسانی اسمگلنگ کے حوالے سے پیش کیے گئے بل (ص ۱۲۹)، وراثت کے قوانین کے ساتھ ساتھ، غیرسرکاری طور پر بزرگوں کے ذریعے خاندانوں کے باہمی اور مسلسل میل ملاپ کے ذریعے طلاق کی شرح کم کرنے کی تجویز بھی دی گئی ہے۔ مسلم معاشرے میں خواتین کے لیے مہمات کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

مرتبین یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ پاکستان میں حکمران کوئی بھی جماعت ہو، خواتین کو حقوق صرف ایک حد تک دینے پر ہی اتفاق پایا جاتا ہے۔ اپنے موضوع پر یہ جامع کتاب خواتین کے مسائل پر غور وفکر اور تحقیق کے کئی نئے پہلو سامنے لاتی ہے۔ (محمد ایوب منیر)

سید ابوالاعلیٰ مودودی بحیثیت نثر نگار، ڈاکٹر محمد جاوید اصغر۔ ناشر: منشورات، منصورہ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۴۳۴۹۰۹۔ صفحات: ۴۲۸۔ قیمت: ۴۲۵ روپے۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے تحریر، تقریر اور تربیت کے ذریعے دین اسلام کا پیغام پھیلانے کے لیے زندگی بھر جدوجہد کی۔ بیسویں اور اب اکیسویں صدی میں متلاشیانِ حق ان کے چشمۂ فیض سے حیات آفرین پیغام حاصل کر رہے ہیں۔

زیرنظر کتاب درحقیقت، مذکورہ بالا موضوع پر ڈاکٹریٹ کے لیے لکھا گیا تحقیقی مقالہ ہے۔ ڈاکٹریٹ کے مقالوں کے بارے میں آج کل اچھا تاثر نہیں پایا جاتا کیوں کہ زیادہ تر فارمولا قسم